چند فقہی تعریفات واصطلاحات

(بلحاظ حروف تہجی)

حیض: (۱) تعریف:

حیض سے مراد ایسا خون ہے جو ایسی خاتون کے رحم سے خارج ہوتا ہے جو نہ بیمار ہو نہ حاملہ ہو اور نہ سن یاس کو پہنچی ہو۔

۲۔ جو چیزیں حائضہ کے لئے حرام ہیں:

حائضہ کے لئے نماز، روزے اور مسجد میں ٹھہرنے کی حرمت تو اجماع سے ثابت ہے۔ جب کہ اپنے خاوند کے ساتھ مباشرت کی حرمت اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ثابت ہوتی ہے۔

ویسئلونک عن المحیض صلے قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض .

اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ حیض کا کیا حکم ہے؟ کہو: وہ ایک گندگی کی حالت ہے، اس میں عورتوں سے الگ رہو۔

خاتم: (انگوٹھی):

خاتم سے مراد ایسی انگوٹھی ہے جسے آرائش کی غرض سے یا بطور مہر استعمال کرنے کے لئے انگلی میں پہنا جاتا ہے۔

خز:

- خز ایسے کپڑے کو کہا جاتا ہے۔ جو اون یا ریشم سے بنا جاتا ہے۔

البینۃ حجۃ متعدیۃ والاقرار حجۃ قاصرۃ شہادت حجت متعدیہ اور اقرار حجت قاصرہ ہے

- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خز سے بنا ہوا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، چنانچہ وہ خود بھی خز سے بنا ہوا لباس پہنا کرتے تھے۔

خصومہ: (تنازعہ، مقدمہ):

مقدمے میں مختار بنانا۔

خضاب: (مہندی وغیرہ لگانا):

- خضاب سے مراد یہ ہے کہ بالوں یا ہاتھوں کو مہندی سے رنگا جائے۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے بالوں میں مہندی لگایا کرتے تھے۔

خطبہ: (خطاب):

خطبہ سے مراد مرتب کردہ ایسی تقریر ہے جو لوگوں کی ایک جماعت یا گروہ کے سامنے کی جاتی ہے۔

خطبے کے مواقع:

جن مواقع پر خطبہ دینا ضروری ہے ان میں سے ایک نمازِ جمعہ کا موقع ہے۔ اور خطبہ جمعہ نماز سے پہلے دیا جاتا ہے۔

اور نمازِ عید کا خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ اسی طرح نمازِ استسقاء کے موقع پر خطبہ دیا جاتا ہے جو نماز کے بعد ہوتا ہے۔ نیز اسلامی حکومت کا سربراہ یا گورنر حکومت کی ذمہ داری سنبھالتے وقت خطبہ دیتا ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے موقع پر بھی خطبہ دیا جاتا ہے۔

خطبہ دیتے وقت کس چیز پر کھڑے ہونا چاہئے:

اگر خطیب مسجد میں خطبہ دے رہا ہو تو اسے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہئے، چنانچہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسجد نبوی میں منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا بھی یہی معمول تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خطبہ دیا کرتے تھے، تو وہ منبر کی اس سیڑھی سے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے، ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوتے

تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ اس سیڑھی سے جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے، مزید ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوئے۔ اور پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انھوں نے فرمایا کہ اس طرح تو یہ سلسلہ طویل سے طویل تر ہوتا چلا جائے گا، اس لئے انھوں نے اسی سیڑھی پر کھڑے ہوکر خطبہ دینا شروع کیا جس پر کھڑے ہوکر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے۔

البتہ خطیب جب مسجد سے باہر کسی دوسری جگہ خطبہ دے تو اسے چاہئے کہ ایک بلند مقام پر کھڑا ہو، تاکہ لوگ اسے دیکھ سکیں، اور اس کی بات سن سکیں، جیسا کہ نماز عید کے موقع پر جو کھلے میدان میں ادا کی جاتی ہے، کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے کرام عیدگاہ میں اپنی سواریوں پر خطبہ دیا کرتے تھے۔

خطبہ کھڑے ہوکر دینا چاہئے:

مسئلے کی صحیح نوعیت تو یہی ہے کہ امام خطبہ کھڑے ہوکر دے اور اگر وہ اپنی سواری پر سوار ہوکر خطبہ دیتا ہے، تو اس چیز کو بھی اس کے کھڑے ہوکر خطبہ دینے کا متبادل سمجھا جائے گا۔

سامعین کو سلام کہنا:

جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو اسے سب سے پہلے سامعین کو السلام علیکم کہنا چاہئے۔

خطیب کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد باتیں کرنا:

خطیب کا گفتگو کرنا:

خطیب کے لئے منبر پر بیٹھنے کے بعد دوسرے لوگوں سے گفتگو کرنا جائز ہے۔ حضرت موسیٰ ؒ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے ہوئے لوگوں سے ان کے حالات اور چیزوں کے بھاؤ وغیرہ دریافت کرتے ہوئے دیکھا، درآں حالیکہ مؤذن اذان دے رہا تھا۔

طبقات ابن سعد میں موسیٰ ؒ بن طلحہ کی یہ روایت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن دو زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے نمازِ جمعہ کے لئے نکلے، وہ جا کر منبر پر بیٹھ گئے اور لوگوں سے ان کے بڑے بوڑھوں اور بیماروں کے

حالات اور چیزوں کے بھاؤ وغیرہ کے بارے میں دریافت کرنے لگے۔ درآنحالیکہ مؤذن اذان دے رہا تھا۔ پھر جب مؤذن خاموش ہوا تو وہ اپنے خمدار عصا کی ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے اور خطبہ دینے لگے، پھر جب خطبہ اولیٰ کے بعد بیٹھ گئے تو دوبارہ لوگوں سے پہلے کی طرح ان کے معاملات اور مسائل کے بارے میں دریافت کرنے لگے۔ اس کے بعد دوبارہ خطبہ ثانیہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر خطبہ دینے کے بعد وہ منبر سے نیچے اتر آئے۔ جس کے بعد مؤذن نے نماز کے لئے اقامت کہنا شروع کر دی۔(۸)

سامعین کا گفتگو کرنا:

جہاں تک سامعین کا تعلق ہے۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ خاموش رہیں اور خطبے کو توجہ سے سنیں، قطع نظر اس سے کہ وہ خطیب کی آواز سن رہے ہوں یا نہ سن رہے ہوں ان میں سے کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھ والے سے کوئی بات دریافت کرے اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ وہ خطیب کے سوا کسی دوسرے شخص سے کوئی بات کرے، البتہ اگر وہ خطیب سے کوئی بات دریافت کرتا ہے تو اسے اس کا جواب دینا چاہئے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب بھی خطبہ دیتے، شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا کہ وہ یہ الفاظ نہ کہتے ہوں کہ لوگو! غور سے سنو اور خاموش رہو۔ اس لئے کہ جو شخص خطبہ کے دوران میں خاموش رہتا ہے تو چاہے اسے خطیب کی آواز نہ بھی سنائی دے تو بھی اسے خطبہ سننے والے شخص کے برابر اجر وثواب ملے گا۔

نیز اگر وہ خطبے کی آواز نہیں سن پاتا ہے، تو اسے چاہئے کہ اس دوران میں وہ اپنے دل میں تسبیح وتہلیل اور تلاوت کرتا رہے۔

خطبہ کے دوران میں آیت سجدۂ کا تلاوت کرنا:

اگر خطیب منبر پر چڑھنے کے بعد خطبہ کے دوران میں کوئی آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے، تو اسے منبر سے اتر کر سجدۂ تلاوت کرنا ہوگا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ منبر پر چڑھ کر اپنا خطبہ مکمل کرے گا۔ لیکن ساتھ ہی اس کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ دورانِ خطبہ میں سجدہ تلاوت نہ کرے۔

خلع:

خلع سے مراد یہ ہے کہ عورت کچھ معاوضہ دے کر طلاق حاصل کر لے۔

بدل الخلع : نوعیت اور مقدار :

خلع کے بدلے میں کوئی بھی مال جس پر میاں بیوی کا اتفاق رائے ہو جائے، دیا جا سکتا ہے، خواہ اس کی مقدار زیادہ ہو یا کم، اور قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس مہر کے برابر ہو جو شوہر نے اپنی بیوی کو دیا تھا، یا اس سے زیادہ، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ نے اپنا سارا مال دے کر خلع حاصل کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے جائز قرار دیا۔ مصنف عبدالرزاق کی روایت ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء بیان کرتی ہیں کہ میرا شوہر کچھ اس قسم کا تھا کہ جب وہ گھر میں ہوتا تھا، تو بھی مجھے اپنے روزمرہ اخراجات کے لئے بہت کم مال دیتا تھا اور جب وہ گھر پر نہیں ہوتا تھا تو پھر تو سرے سے کچھ بھی دے کر نہیں جاتا تھا، اور پھر ایک مجھ سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ میں نے اس سے کہا کہ میں اپنا سب کچھ دے کر تجھ سے خلع حاصل کرنا چاہتی ہوں، اس نے کہا کہ ٹھیک ہے، مجھے منظور ہے۔ میں نے کہا کہ تو پھر ہمارے درمیان یہ معاملہ گویا طے پا گیا۔ اس پر میرے چچا معاذ بن عفراء یہ معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے، انھوں نے اس خلع کی توثیق کر دی اور میرے شوہر کو حکم دیا کہ وہ اس کے بدلے میں میرا موباف اور دوسری چیزیں لے لے۔

خلوۃ :

خلوت سے ہماری مراد یہ ہے کہ ایک مرد ایک عورت کے ساتھ ایک ایسے مقام پر تنہائی میں رہے جہاں کوئی اور شخص انہیں نہ دیکھ سکتا ہو۔

خلوت کے نتیجے میں مرتب ہونے والے اثرات ونتائج :

اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ خلوت میں رہے جس کے ساتھ اس کا عقد نکاح ہو چکا ہے، پھر اسے طلاق دے تو اس کے ذمہ پورا مہر واجب الادا ہوگا، چنانچہ زرارہ بن اوفی راوی ہیں کہ خلفائے راشدین کا یہ معمول رہا ہے کہ جب ان کے سامنے کوئی ایسا معاملہ پیش ہوتا جس میں خلوت کے موقع پر دروازہ بند رہا ہوتا اور پردہ نیچے گرایا گیا ہوتا، تو وہ ہمیشہ مہر کے وجوب کا حکم دیتے، اور بیوی کے لئے مطلقہ عورت کی طرح عدت گزارنا لازم قرار دیتے۔

خیار:

ا۔ خیار المجلس:

خیار مجلس سے مراد دو معاہدہ کنندگان یا ان میں کسی ایک کا معاہدہ کو فسخ کرنے یا برقرار رکھنے کا وہ حق ہے جو اسے اسی مجلس کے آخر تک حاصل رہتا ہے جس میں معاہدہ طے پایا ہوتا ہے۔

ب۔ خیار مجلس کا یہ حق صاحب معاملہ شخص کے مجلس سے اُٹھ جانے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اس حق کو استعمال کرنے سے پہلے مجلس سے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے، تو اس کا یہ حق ختم ہو جاتا ہے، چنانچہ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی ام القریٰ کی کچھ زمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خیبر کی کچھ زمین کے بدلے میں ان کے ہاتھ فروخت کر دی، جب یہ سودا طے پا گیا تو میں اس خدشے سے فوری طور پر ان کے گھر سے نکل کر واپس اپنے ہاں آ گیا کہ کہیں وہ اس سودے کو کالعدم نہ قرار دے دیں۔ اس لئے کہ سنت یہ ہے کہ سودا کرنے والے جب تک اس مجلس سے جس میں سودا طے پایا ہو اُٹھ کر ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوں گے، انہیں سودے کو کالعدم قرار دینے کا اختیار حاصل رہے گا۔

خیار کا حقدار کون ہے:

معاملہ کرنے والے دونوں فریقوں کو مجلس کے دوران میں معاملے کو فسخ کرنے یا باقی رکھنے کا یکساں طور پر حق حاصل ہے۔

۲۔ اور اگر فریقین میں سے کوئی ایک فریق خیار کا حق دوسرے فریق کو تفویض کر دیتا ہے تو اس صورت میں پھر خیار کا حق اسی دوسرے فریق کو حاصل ہوگا۔ جیسے ایک شخص اپنی بیوی کو یہ اختیار تفویض کر دیتا ہے کہ وہ چاہے تو طلاق حاصل کر لے اور چاہے تو بدستور اس کی بیوی رہے، تو اس کا اطلاق صرف اس مجلس پر ہوگا۔

۲۔ خیار العیب:

خیار العیب سے مراد مشتری کا یہ حق ہے کہ وہ مبیع میں کسی عیب کی صورت میں اسے بائع کو واپس لوٹا سکتا ہے۔

ایسے عیوب جن کی بنیاد پر بیع کو واپس کیا جا سکتا ہے:

ایسے عیوب میں جن کی بنا پر بیع کو لوٹایا جا سکتا ہے۔ ایک تو وہ عیوب شامل ہیں جو خود بیع میں موجود ہوتے ہیں۔ اور دوسرے وہ عیوب جو اس سے استفادہ کی راہ میں حایل ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک لونڈی کا سودا طے پا جانے کے بعد اگر یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس کا شوہر بھی موجود ہے، تو مشتری کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اس کے اس عیب کی وجہ سے اسے واپس لوٹا دے، اسلئے کہ اس کی شادی شدہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کے ساتھ وطی نہیں کر سکتا ہے، گویا یہ ایسا نقص ہے جو اس سے استفادہ کی راہ میں حائل ہے۔

بائع کی طرف سے مبیع کے عیبوں سے بری الذمہ ہونے کی شرط:

اگر بیچنے والا چیز فروخت کرتے وقت اس کے ہر نقص سے بری الذمہ ہونے کی شرط طے کر لیتا ہے باوجودیکہ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں واقعی عیب موجود ہے، تو اس کے اس شرط کرنے سے مشتری کا خیار العیب کا حق ساقط نہیں ہوتا ہے۔

وہ صورتیں جن میں خیار العیب کا حق ساقط ہو جاتا ہے:

اگر مشتری کو بیع میں عیب کا علم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد بھی وہ اسے اپنے استعمال میں لاتا ہے تو یہ چیز اس کے عیب کی بنا پر واپس کر دینے کے حق کو ساقط کر دیتی ہے۔ اس لئے کہ ایسی صورت میں اس کے اس چیز کے استعمال کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ متعلقہ چیز کو اس کے عیب کے باوجود قبول کرنے پر راضی ہے۔

اسی طرح اگر وہ بیع میں کوئی بہت بڑی تبدیلی کر دیتا ہے، تو بھی اس کا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کا حق ساقط ہو جاتا ہے، لیکن اگر اس کے استعمال سے اس چیز میں کوئی بہت بڑی تبدیلی نہیں آئی ہے، تو اس سے اس کا عیب کی وجہ سے واپس کرنا متاثر نہیں ہوگا، البتہ اس صورت میں اس کی ادا کردہ قیمت میں سے اتنی رقم کم کر دی جائے گی جتنی کمی اس استعمال کے نتیجے میں اس کی قیمت میں واقع ہوئی ہوگی۔

۳۔ خیار الرؤیہ:

خیار الرؤیہ کے معنی ہیں چیز کو دیکھنے کے بعد سودا باقی رکھنے یا توڑ دینے کا حق۔

۴۔ خیار المفقود:

اگر ایک مفقود الخبر شخص کی بیوی اس کی واپسی سے پہلے دوسری شادی کر لیتی ہے اور واپسی پر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے دوسرے شوہر کے پاس ہے تو اس کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو اپنی اس بیوی کو واپس کر لے اور چاہے تو اپنا دیا ہوا مہر واپس لے لے۔

۵۔ خیار المرأۃ:

خیار المرأۃ سے مراد یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے یہ کہہ دے کہ تجھے اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار ہے، تو اسے فی الواقع اپنے بارے میں یہ فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔

احکام القرآن کی چوتھی جلد شائع ہوگئی

☆

﴿سورۃ التوبہ ۔ سورۃ یونس ۔ سورہ ھود﴾

☆☆

تالیف و تحقیق : مفتی محمد جلال الدین قادری

☆☆☆

چوتھی جلد کے مشمولات میں

۴۱۶۴ حوالہ جات سے مزین، ۵۲ آیاتِ احکام کی تشریح،

۱۶۴ احادیث مبارکہ سے مؤید ۱۷۵ احکام کا استخراج

یہ قیمتی سرمایہ آج ہی طلب کیجئے

ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ کراچی